احسن الخبر فی مبادی علم الاثر

تالیف: شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان مدظلہ صفحات ۱۱۰
قیمت: درج نہیں، ناشر: امداد العلوم پشاور۔

برصغیر پاک وہند کے دینی مدارس میں دورۂ حدیث میں صحاح ستہ اور حدیث کی دیگر امہات کتب بھی پڑھائی جاتی ہیں جب کہ درجہ موقوف علیہ میں مشکوٰۃ اور اس سے قبل کے درجات میں کتاب الآثار، آثار السنن اور ریاض الصالحین شریک نصاب ہیں مگر علم حدیث سے قبل اساتذہ حدیث طلبہ کو علم حدیث کی مبادی کا بھی درس دیتے ہیں اور بڑے درجات میں تو ہفتوں اسی پر بحث رہتی ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن جان دامت برکاتہم اپنے وقت کے عظیم محدث اور فن حدیث میں کامیاب مدرس ہیں ان کا تدریسی انداز مؤثر، نافع جامع اور قدیم وجدید کی آمیزش اور علوم ومعارف کا گنجینہ ہوتا ہے طلبۂ دورۂ حدیث کو وہ کچھ اس انداز سے مبادئ علم حدیث پڑھاتے ہیں کہ پڑھنے والے بسہولت اسے ذہن نشین بھی کرلیتے ہیں اور یاد بھی، ان کے مستفیدین اور ان کے حلقۂ تلامذہ میں اس کا بے حد اصرار تھا کہ حضرت کے مبادی علم حدیث کی تقریر ضبط کرکے شائع کی جائے، اللہ کریم انہیں جزائے خیر دے کہ موصوف نے وقت نکال کر خود اپنی قلم سے اسے مرتب فرمایا جو دس مباحث پر مشتمل ہے جس میں علی الترتیب علم حدیث کی تعریف، موضوع، غرض وغایت، لفظ حدیث اور لفظ خبر اور سنت کی تحقیق، فن حدیث میں بعض اصطلاحی الفاظ کی تشریح، انواع حدیث اور رواۃ وصفات اور وصل وانقطاع کے لحاظ سے اُن کی تقسیم وجوہ تحمل حدیث، سنت کی شرعی حیثیت اور حجیت حدیث، تاریخ تدوین حدیث، صحاح ستہ کے مصنفین کے تراجم اور ان کے مولفات کا مفصل تعارف، بعض مشاہیر رواۃ صحابہؓ تابعین اور تبع تابعین کے تراجم اور آخر میں بعض اہم مسائل مثلاً خبر واحد سے زیادۃ علی الکتاب، احتجاج بالمراسیل تحقیق مناط اور اس کی تخریج وتنقیح اور دیگر بیسیوں ذیلی عنوانات پر مفصل مباحث آگئے ہیں، اساتذہ حدیث اور طلبہ کے لیے ایک نادر علمی تحفہ ہے۔ اگر اگلے ایڈیشن میں اسے کمپوٹر کمپوزنگ کے ذریعہ کتابت کرایا جائے تو نفع عام اور افادیت دوبالا ہوگی۔

کشفِ حلال

مرتبہ: جناب سید شبیر احمد شاہ صاحب کاکاخیل، صفحات ۹۰، قیمت درج نہیں۔
ناشر: ادارہ تحقیقات فلکیہ اسلامیہ پاکستان ۵۹۳/R۹ اللہ آباد ویسٹرج راولپنڈی

مؤلف: جناب سید شبیر احمد شاہ صاحب کاکاخیل نے نمازوں کے اوقات پر ۱۹۸۲ء میں کام شروع فرمایا جسے علماء نے پسند فرمایا اور دور ونزدیک کے لیے نمازوں کے اوقات کے نقشے تیار ہونے لگے تو شاہ صاحب نے ایک کتاب بھی لکھدی جس کا نام "المؤذن" ہے اور اس میں پاکستان کے پانچ ہزار مقامات کے لیے نمازوں کے اوقات سحری وافطاری کے اوقات اور قبلہ معلوم کرنے کا انتظام ہے۔ تاہم یہ بات شدت سے محسوس کی جارہی تھی کہ نمازوں کے اوقات کے ساتھ ساتھ رویت ہلال پر بھی کام کرنا ضروری ہے۔ ایک طرف جدید تعلیم یافتہ طبقہ ہے جن میں جو شریعت